Regd. No. L. 5252

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم سہ شنبہ ۱۵ شوال ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۷ احسان ۱۳۳۴ھش | ۷ جون ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۳۵

اگر غازہ کے علاقے میں جنگ چھڑ گئی تو عراق مصر کی پوری حمایت کریگا

بغداد ۷ جون - عراق کے وزیر خارجہ جناب برہان الدین نے عراق کی طرف سے مصر کو یقین دلایا ہے کہ اگر غازہ کے علاقے میں مصر اور اسرائیل کے درمیان پورے طور پر جنگ چھڑ گئی۔ تو عراق مصر کی مکمل حمایت کرے گا۔ یہ یقین دہانی ان کی طرف سے کل مصری سفیر مقیم بغداد کو دی گئی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ عراق اسرائیل کی بڑھتی ہوئی جارحانہ سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے برادر ملک مصر کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اس سے قبل مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر نے اعلان کیا تھا۔ کہ اگر اسرائیل کی طرف سے نیا حملہ ہوا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اسرائیل کی طرف سے مکمل جنگ کی طرح ڈال دی گئی ہے۔ اس سے قبل اطلاع موصول ہوئی تھی کہ غازہ کے علاقے میں اسرائیلی فوجوں اور مصریوں کے درمیان ایک اور جھڑپ ہوئی ہے۔ یہ ایک ہفتہ کے اندر اندر دوسری جھڑپ ہے ابھی تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ کل مصری وزیر اعظم نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ سرحد کے ساتھ ساتھ ایک غیر فوجی علاقہ قائم کیا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

بدھ کے روز سوئس ٹیلیویژن کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ کا انٹرویو نشر ہوگا

ربوہ ۷ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اور مصروفیات کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور مبلغ سوئٹزرلینڈ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کی طرف سے جو تاریں موصول ہوئی ہیں ان کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

(۱) زیورچ (سوئٹزرلینڈ) ۳ جون بوقت ساڑھے دس بجے شب

"حضور ایدہ اللہ کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ آج حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالےٰ حضور کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔" مشتاق احمد باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری۔

(۲) زیورچ ۵ جون بوقت ۹ بجے صبح

"کل مورخہ ۴ جون کو حضور ایدہ اللہ کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ نسبتاً بہتر اور بشاش رہی۔ اللہ تعالےٰ حضور کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔" مشتاق احمد باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری۔

(۳) زیورچ ۴ جون بوقت ۸ بجے شب

"آج حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ زیورچ کے احمدیہ مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور معائنہ کے بعد حضور نے مشن ہاؤس کے رجسٹر میں اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا کہ خدا تعالےٰ سوئٹزرلینڈ کے باشندوں کی اپنے دین کی طرف رہنمائی فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ حضور مقامی احمدی احباب کو کل چائے پر مدعو فرما رہے ہیں۔ بدھ کے روز سوئس ٹیلیویژن کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ کا انٹرویو نشر ہوگا۔"
شیخ ناصر احمد مبلغ سوئٹزرلینڈ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ہڑتالوں کی وجہ سے برطانیہ کی موجودہ خوشحالی تباہ ہو جائیگی (ایڈن)

لندن ۷ جون - برطانوی وزیر اعظم مسٹر انتھونی ایڈن نے ریلوے ملازمین اور بندرگاہ مزدوروں کی ہڑتال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اندیشہ ظاہر کیا ہے۔ کہ اس قسم کی ہڑتالوں سے برطانیہ کی وہ خوشحالی تباہ ہو جائے گی جو بڑی مشکل سے حاصل کی گئی ہے۔ اس اندیشے کا اظہار انہوں نے کل بی بی سی سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا۔ ہڑتال کا دوسرا ہفتہ شروع ہو گیا ہے۔ اور تاحال تصفیہ کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ جہاں تک سامان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پہنچانے کا تعلق ہے میری گذشتہ تقریر کے بعد سے صورت حال کسی قدر بہتر ہو گئی ہے۔ اگرچہ لوگوں کو تکلیف ضرور ہے لیکن وہ مشکلات کا ہنسی خوشی مقابلہ کر رہے ہیں۔

روس نے ضبط شدہ سونا ایران کو واپس کر دیا

تہران ۷ جون - روس نے دو ٹن سونا ایران کو واپس کر دیا ہے۔ جو روس نے گذشتہ جنگ کے دوران ضبط کر لیا تھا۔ گذشتہ ہفتہ کے دوران سونے کی آخری قسط بھی ایران کے حوالے کر دی گئی ہے۔

مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم کی آمد

ربوہ ۷ جون - آج شام کو مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ گولڈ کوسٹ بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ پہنچ رہے ہیں۔ مقامی احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اسٹیشن پر تشریف لا کر اپنے مجاہد بھائی کو خوش آمدید کہیں
(وکیل التبشیر)

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا لیکچر

ربوہ ۷ جون - آج مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ نماز عشاء کے بعد ساڑھے آٹھ بجے شب فضل عمر ہوسٹل یونین کے زیر اہتمام کالج ہوسٹل میں حسب ذیل موضوع پر لیکچر دیں گے
"آکسفورڈ یونیورسٹی اور اس کا طریقۂ تعلیم"
کالج کے طلباء کے علاوہ دیگر احباب جماعت بھی شرکت فرما کر مستفید ہو سکتے ہیں۔
(سیکرٹری فضل عمر ہوسٹل یونین۔ ربوہ)

جلسہ خدام

بروز جمعرات ۹ جون ۵۵ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں خدام الاحمدیہ ربوہ کا جلسہ ہوگا۔ تمام خدام سے درخواست ہے کہ وہ مغرب کی نماز مسجد مبارک میں ادا کریں تاکہ جلسہ وقت پر شروع ہو سکے (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
۷ جون ۱۹۵۵ء

"اسلام عیسائیت اور عظمت انسان"

واشنگٹن یونیورسٹی میں دو غیر سرکاری جماعتوں (۱) ولیم جے کرلی فاؤنڈیشن اور (۲) اسلامی معاملات کی کونسل کے زیر اہتمام ایک یک روزہ مجلس مذاکرہ "اسلام، عیسائیت اور عظمت انسان" کے موضوع پر منعقد کی گئی۔ اس کا تھوڑا سا حال روزنامہ "نوائے وقت" میں شائع ہوا ہے۔ اگرچہ نوائے وقت نے اس پر "خدا پر ایمان" کی سرخی دی ہے۔ مگر مقررین میں سے سوا ڈاکٹر قریشی کے کسی مقرر کا نظریہ خدا تعالیٰ کے متعلق نہیں بیان کیا گیا۔ البتہ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی سابق وزیر تعلیم پاکستان نے فرمایا کہ

"دنیا میں آزادی کا سب سے بڑا پشتیبان خدا پر ایمان ہے۔ اور یہی اعتقاد تمام آزادیوں کا منبع، رہنمائی کا سرچشمہ اور تسکین قلب کا ذریعہ ہے۔"

یہ خیال واقعی ایک مسلمان کے دل کی آواز ہے۔ جس نے قرآن کریم اور اسوۂ رسول اللہؐ اور ائمہ دین کے اقوال پر غور کیا ہے۔ اور ساتھ ہی زمانہ حاضر کے خیالات سے بھی متاثر ہوا ہے۔ زمانہ حاضر میں آزادی یعنی (Freedom) پر خاص طور پر زور دیا جاتا ہے۔ اور بڑے بڑے سوچ اور فکر کرنے والے انسان آج ہر بات کو اسی پیمانے سے ناپتے ہیں۔ لیکن یقیناً یہاں آزادی کے معنی وہ آزادی نہیں ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہر انسان جو چاہے کر سکتا ہے۔ اگرچہ کوئی دانشمند مغرب بھی ایسی مادر پدر آزادی کا حامی نہیں ہے۔ لیکن جب ایک عالم مسلمان یہ لفظ استعمال کرتا ہے۔ تو اس کے معنی وہی ہو سکتے ہیں۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے مجمل مگر نہایت بلیغ الفاظ میں اس طرح بیان کیا ہے

لاخوف علیھم ولاھم یحزنون

یعنی ایسی آزادی جس میں ماسوا اللہ کے کسی کا خوف نہ ہو۔ اور نہ کوئی غم ہو۔ ظاہر ہے کہ ایسی آزادی اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے۔ جب انسان ان حدود کی پابندی کرے۔ جو اللہ تعالیٰ نے انسانی حیات کے ارتقائی مدارج طے کرنے کے لئے متعین کئے ہیں۔

ڈاکٹر قریشی نے اسلام اور مسیحیت میں عظمت انسان کے تصور کے متعلق کہا ہے۔

"اس باب میں ان دونوں مذاہب کی تعلیم مشترک ہے۔ یعنی یہ کہ انسان خدا تعالیٰ کا نائب ہے۔"

حقیقی عیسائیت اور اسلام میں واقعی کوئی فرق نہیں۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسلامی تعلیم کی رو سے اسلام ہی کے منادی تھے۔ اور انہوں نے جو تعلیم دی ہے۔ اگر اسے لوگوں کے بنائے ہوئے اپنے خیالات سے مبرا کر دیا جائے۔ تو اسلام اور عیسائیت میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ مگر یہ درست نہیں ہے۔ کہ موجودہ عیسائیت اور حقیقی اسلام میں عظمت انسان کا یکساں تصور ہے۔ موجودہ عیسائیت میں انسان کو پیدائشی طور پر گنہگار سمجھا جاتا ہے۔ جس کی نجات کفارہ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ مگر اسلام ایسے اعتقاد کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو "فی احسن تقویم" پیدا کیا ہے۔ مگر بعض برائیوں کی وجہ سے اسفل سافلین میں داخل ہو جاتے ہیں۔

بے شک اس میں کوئی حرج نہیں۔ کہ موجودہ الحاد کے طوفانی دور میں تمام خدا پرستوں کو ایک متحدہ محاذ بنا کر الحاد کا مقابلہ کرنا چاہیئے اور اسلام اور عیسائیت کو جیسا کہ قریشی صاحب نے بھی اپنی تقریر میں فرمایا ہے۔ باہم تعاون کرنا چاہیئے۔ لیکن یہ ایک ایسا موقع تھا کہ جس میں اسلام کا صحیح تصور علمائے دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکتا تھا۔ اور اسلام کے بنیادی اصولوں توحید باری تعالیٰ اور رسالت پر روشنی ڈالی جا سکتی تھی۔ افسوس ہے کہ آپ کی مکمل تقریر اس وقت ہمارے سامنے نہیں ہے۔ اس لئے ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتے۔

اس مجلس میں شامی سفیر ڈاکٹر فرید زین الدین نے کہا کہ۔

"آج اسلام کا احیاء ہو رہا ہے۔ اور تمام عالم اسلام میں اسلام کو اس کی اعلیٰ اور واضح صداقت کی شکل میں سمجھنے کی زبردست سعی کی جا رہی ہے۔"

یہ صحیح ہے اور اسلام کو ایسی مجلس میں پیش کرنے کا موزوں طریق ہے۔ پھر ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کی بھی مفصل تقریر ہمارے سامنے نہیں مگر اس انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے ضرور اسلام کی صحیح صورت پیش کرنے کی کوشش کی ہوگی افسوس ہے کہ ان دو مسلمانوں کے سوا باقی جن لوگوں کی تقریروں کے اقتباسات دیئے گئے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے کسی کے اللہ تعالیٰ کے متعلق خیالات بیان نہیں کئے گئے۔ چنانچہ امریکہ کی سپریم کورٹ کے جسٹس ولیم ڈگلس نے جو کہا ہے۔ وہ عظمت انسانیت کے متعلق امریکہ کے بنیادی عقیدہ کے متعلق ہے۔ آپ نے کہا کہ

. . . .

. . . .

... ایشیا اور افریقہ کے لوگوں کے لئے جمہوریت اور عظمت انسان سے متعلق امریکی روایات امریکہ کی فنی اور مالی امداد سے زیادہ اہم ہو سکتی ہیں۔ ہم اکمل نہیں ہیں۔ ہمارے ہاں وقتاً فوقتاً مذہبی اور نسلی تعصبات کا مظاہرہ بھی ہوتا ہے۔ لیکن ہماری تہذیب کی بنیاد ان باتوں پر نہیں۔ ہم امتیاز کو مسترد کرتے ہیں۔ اور مساوات کو اپنا فلسفۂ حیات تصور کرتے ہیں۔"

(نوائے وقت لاہور ۵ جون ۱۹۵۵ء)

امریکہ ایک ایسا ملک ہے جس نے سب سے پہلے جمہوری اصولوں کو اپنایا۔ اور اس کی دیکھا دیکھی یورپ نے بھی ان کو اختیار کیا۔ مگر یہ امر نہائت عجیب ہے۔ کہ آج تک امریکہ میں نسلی تعصبات کا ہر ٹ گھناؤنا مظاہرہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور باوجود قانون بن جانے کے کئی صدیوں میں ابھی تک امریکہ کے لوگوں میں اتنی وسعت قلبی پیدا نہیں ہوئی۔ کہ ایک حبشی کو بھی انسان سمجھا جائے۔ حالانکہ اسلام نے ایک لمحہ کے اندر یہ امتیاز ختم کر دیا تھا۔ اور آج دنیا کے پردہ پر اعلیٰ سے اعلیٰ نسل کا مسلمان ایسا نہیں ملے گا۔ جو حبشی کو اپنے سے کم درجے کا انسان سمجھتا ہو۔ ڈاکٹر قریشی اور ڈاکٹر فرید کو اپنی تقریروں میں اسلام کی اس خوبی پر پورا پورا زور خرچ کرنا چاہیئے تھا۔

جسٹس ولیم ڈگلس کا یہ کہنا کہ "ہماری تہذیب کی بنیاد ان باتوں پر نہیں ہم امتیاز کو مسترد کرتے ہیں اور مساوات کو اپنا فلسفۂ حیات تصور کرتے ہیں" یہ تو ظاہر کرتا ہے۔ کہ امریکیوں کا فلسفہ حیات مساوات ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ عملی لحاظ سے امریکہ کو اس میں وہی ناکامی ہوئی ہے۔ جو حرمت شراب میں اس کو ہوئی تھی۔ یہی چیز ہے۔ جو ایک زندہ دین کو محض فلسفہ سے ممتاز کرتی ہے۔ اسلام نے عملاً شراب اور نسلی امتیاز ایک پل میں ختم کر دیا تھا۔ مگر فلسفہ صدیوں میں ایسا نہیں کر سکا۔ مذہب کی یہی برقی اور عملی قوت ہے جس کا آج مغرب میں فقدان ہے۔ اور افسوس ہے کہ اسلامی ممالک بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے حقیقت یہ ہے کہ مذہب عمل پر اپنی بنیاد رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ لمحوں میں انسان کی کائنات بدل کر رکھ دیتا ہے۔ جسکو انجیلی زبان میں دوبارہ پیدائش سے نامزد کیا گیا ہے۔

داخلہ جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت ربوہ میں فرسٹ ایر (آرٹس) کلاس کا داخلہ شروع ہے۔ اور پندرہ روز تک رہے گا۔ داخلہ کے فارم معہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ کے ۱۵ جون تک دفتر میں پہونچ جانے چاہئیں۔ انٹرویو ۱۸ اور ۱۹ جون کو صبح ۸ بجے سے دس بجے تک ہوگا

جامعہ نصرت ربوہ ڈگری کالج ہے۔ پردے کا نہائت اعلےٰ انتظام ہے۔ دینیات کی تعلیم لازمی ہے۔ کالج کمپاؤنڈ میں جامعہ نصرت ہوسٹل کی بلڈنگ ہے۔ جہاں طالبات کی صحت اور تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔ جو طالبات قرآن کریم ناظرہ نہیں پڑھ سکتیں۔ انہیں شام کو قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔

مشکلات کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر سال نتائج یونیورسٹی کی اوسط فیصدی سے کہیں بڑھ کر رہتے ہیں۔ نتیجہ عموماً سو فیصدی رہتا ہے۔ اس سال بھی امید ہے کہ انشاء اللہ نتیجہ نہائت اچھا رہے گا۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اب جبکہ میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی بچیوں کو جامعہ نصرت میں داخل کروائیں۔

پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ

ولادت
خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ محمود رشید ارشد دفتر وصیت ربوہ

مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب کی تجہیز و تکفین

از محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج سیرالیون مشن

مکرم و محترم مولوی نذیر احمد علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع اخبار میں پہلے ارسال کی جا چکی ہے۔ مئی کے دوسرے ہفتے میں ان کی حالت کی نزاکت اور خطرے کے پیش نظر خاکسار ان کے لئے ڈاکٹر کے تجویز کردہ ٹیکے Estamena فری ٹاؤن سے خریدنے گیا۔ میرے بعد مکرم ملک خلیل احمد صاحب اختر مبلغ ان کی خدمت اور دیکھ بھال کے لئے مشن میں تھے۔ اس کے علاوہ مولوی صاحب مرحوم چونکہ نہایت کمزور ہو چکے تھے چارپائی سے اترنا بھی مشکل تھا۔ اس لئے ایک نوکر دن رات ان کے پاس رہتا تھا۔ اور ہر وقت ان کی خدمت کرتا تھا۔

میری فری ٹاؤن سے واپسی سے پہلے ان کی حالت ایسی خراب ہو گئی۔ کہ انہیں مشن سے فوراً ایک پرائیویٹ ہسپتال میں لے جانا پڑا۔ جو ٹیکے خاکسار فری ٹاؤن سے لایا تھا۔ وہ صرف تین چار مرتبہ لگ سکے۔ مگر ان سے کچھ بھی افاقہ نہ ہوا۔ اور آخر مکرم مولوی صاحب مرحوم وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

وفات جمعرات کو چھ بجے صبح ہوئی۔ اسی وقت سیرالیون کی اکثر بڑی بڑی اور قریب کی جماعتوں کو فوری طور پر اطلاع دی گئی۔ بعض کی طرف آدمی بھیجے گئے۔ اور بعض کو تاریں دی گئیں۔ جملہ مبلغین کے بلانے کا انتظام بھی کیا گیا۔ فری ٹاؤن بھی فوراً اطلاع کی گئی۔ اور بو شہر کے تمام قابل تاجروں اور لوکل چیفوں اور قبائل کے سرداروں اور بڑے بڑے لوگوں کو بذریعہ ایک نوری سرکلر آگاہ کیا گیا۔

اگلے دن جمعہ کی صبح کو مکرم مولوی صاحب مرحوم کو دفن کیا گیا۔ اس عرصہ میں اردگرد کی جماعتوں کے اکثر احباب اور شامی احمدی دوست اور مبلغین کرام پہنچ گئے۔ مکرم مولوی محمود احمد صاحب سرگودھی اور مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل وقت کی قلت کی وجہ سے نہ پہنچ سکے۔

کوشش کی گئی۔ کہ چونکہ مولوی صاحب مرحوم اس مشن کے سب سے پہلے مبلغ و امیر اور سلسلہ کے نہایت پرانے مجاہد تھے۔ اسلئے انہیں مشن کی زمین کے ایک حصہ خاص میں مناسب جگہ دفن کیا جائے۔ جیسا کہ اس ملک کے مسلمانوں میں بڑی شخصیتوں کے متعلق رواج ہے۔ مگر باوجود جماعت کے پوری کوشش کے گورنمنٹ کی طرف سے اجازت نہ ملی۔ اور بلدیہ کے نئے قانون کے ماتحت یہ ممکن نہ ہو سکا۔ چنانچہ پھر شہر کے عام قبرستان میں قبرستان کے احمدیہ پلاٹ میں کنے پر جس کے دونوں طرف سڑکیں ہیں۔ ایک خاص جگہ دفن کیا گیا۔ غسل دینے اور کفن پہنانے میں خاکسار کے علاوہ جماعت بو کے دو مخلص احمدی دوست مسٹر علی مصطفےٰ اور مسٹر پا سیدو لنگو رانے خاص طور پر حصہ لیا۔ جنازہ اٹھانے سے قبل ایک فوٹوگرافر بلا کر جنازہ کے دو فوٹو لئے گئے۔ تا کہ ان کے پسماندگان کو بھیجے جائیں

جنازے کے ساتھ کوئی تین سو افراد شامل تھے۔ جن میں شہر کے اکثر شامی اور بعض عیسائی بھی اور مسلمان قبائل کے چیف اور بڑے بڑے لوکل افریقن اور عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ اگر اپنے سکول کے بچے بھی شامل کر لئے جائیں جو کہ ساتھ تھے تو تعداد ۵۵۰ تک پہنچ جاتی ہے۔ جنازہ مشن سے لاری میں قبرستان کی طرف ایک خاص ترتیب سے [illegible] اٹھایا گیا۔

قبرستان شہر سے دور ہے۔ آگے دو لاریاں تھیں۔ جن میں سے پہلی لاری پر جنازہ اور جملہ مبلغین اور بعض اکابرین تھے۔ اس کے بعد کی دوسری لاری میں عام دوست تھے۔ اس کے بعد پانچ کاریں تھیں۔ جن میں شہر کے معززین اور شامی احباب تھے۔ اور کاروں کے پیچھے بعض افراد پیدل تھے۔ اور سب سے پیچھے بو احمدیہ سکول کے استاد اور تمام بچے اپنی یونی فارم میں آہستہ آہستہ جا رہے تھے۔ جنازہ اس صورت میں نہایت ہی آہستہ آہستہ شہر کے اندر سے ہوتا ہوا قبرستان میں لے جایا گیا۔ جہاں پہلے قبر کی درستی کی گئی۔ اور پھر تمام حاضرین بشمول غیر احمدی امام وغیرہ کے اور بعض شامیوں کے سمیت خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد خاکسار نے اور سیرالیون کی جماعت کی طرف سے دو نمائندوں نے قبر میں اتر کر جنازہ لحد میں رکھا۔ اور لحد کے بند کرنے اور مٹی وغیرہ ڈالنے اور قبر کی درستی میں تمام مبلغین کرام نے خاص طور پر حصہ لیا۔ اور اس طرح اپنے پیارے اور مخلص خادم سلسلہ کو بطور امانت سپرد کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے۔

مکرم مولوی صاحب نے وفات سے پہلے یہ وصیت فرمائی تھی۔ کہ ان کے پاس حضور کی ایک قمیص ہے۔ جو کہ انہیں غسل دینے کے بعد پہنا کر ان کے ساتھ ہی دفن کی جائے چنانچہ حضرت اقدس کی وہ قمیص غسل دینے کے بعد انہیں پہنائی گئی۔ اور ساتھ ہی دفن کی گئی۔

دوسری وصیت ان کی یہ تھی کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ان کا السلام علیکم ورحمۃ اللہ پہنچایا جائے۔ اور حضور سے ان کے جنازہ کی درخواست کی جائے۔ چنانچہ خاکسار نے ان کا السلام علیکم حضور کی خدمت میں پہنچا کر درخواست کر دی ہے۔ کہ حضور ان کی خواہش کے مطابق نماز جنازہ پڑھائیں۔

اللہ تعالیٰ مولوی صاحب مرحوم کو غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین

مجاہد افریقہ کی وفات

اخی المکرم مولانا نذیر احمد علی صاحب مبلغ مغربی افریقہ کی وفات حسرت آیات پر دردمندانہ تاثرات۔

از مکرم عبدالقادر صاحب لائل پور

میرے حبیب! دعائیں تیری درخشندہ
میرے حبیب! ترا عہدِ وقف تابندہ

چمک رہا ہے شہادت کا تاج سر پہ ترے
وفا و صدق و محبت کا تاج سر پہ ترے

ترا خلوص دلوں میں پیار بن کے رہا
ترا سلوک چمن میں بہار بن کے رہا

ترے کلام سے افریقیوں کے دل روشن
بہارِ عام سے پھولا ہوا ہے یہ گلشن

نحیف تر تھا نقاہت نہ ہو سکی حائل
وہ تیرا عزم کہ آساں ہوئی ہر اک مشکل

ہوا جو اذن تو اڑتا گیا مثالِ سحاب
جو تشنہ دل تھے برس کر کیا انہیں سیراب

جو ربع صدی پہ پھیلا ہوا ہے کام ترا
اسی سے زندہ و تابندہ تر ہے نام ترا

جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کی طرف سے مولانا نذیر احمد علی صاحب کی وفات پر تعزیت قرارداد

جملہ مبلغین سیرالیون اور شامی احمدی دوستوں اور افریقن احمدی احباب کا ایک غیر معمولی اجلاس مورخہ [illegible] کو احمدیہ مشن ہاؤس "بو" میں منعقد ہوا۔ جس میں احباب نے یکے بعد دیگرے مکرم الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب کی زندگی کے حالات اور آپ کی خدمات اور خوبیوں کا ذکر کیا۔ اور ان کی وفات حسرت آیات پر رنج و افسوس کا اظہار کیا گیا۔ اس کے بعد اس بارے میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا۔

"جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کا یہ غیر معمولی اجلاس مکرم محترم الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب مرحوم امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کی وفات پر دلی غم و افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اور مکرم مولوی صاحب مرحوم کے خاندان و پسماندگان خصوصاً آپ کے والد صاحب محترم اور اہلیہ صاحبہ کے ساتھ دلی ہمدردی کا اور قلبی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مراتب کا وارث بنائے اور آپ کے والد صاحب محترم اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

خاکسار محمد صدیق امرتسری مبلغ انچارج سیرالیون احمدیہ مشن

اسلامی لباس

از محترم صادق محمود صاحب مولوی فاضل ربوہ

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیاۃ کا نام ہے جس کی تعلیم حیاۃ انسانی کے تمام شعبوں پر پھیلی ہوئی ہے اور اسکے روشن اور غیر متبدل اصول زندگی کی تمام جزئیات کی راہنمائی کے ضامن ہیں۔ اگر شمع اسلام تیرہ سو سال پہلے ہی زندگی کی راہوں کو روشن کرنے والی تھی۔ تو آج بھی اس کی تابناکی میں ذرہ بھر فرق نہیں آیا۔ اور موجودہ ترقی یافتہ دنیا کی پھیلی ہوئی زندگی کے لئے کامل ہدایت کی ضامن ہے کیونکہ اسلام کی اصولی تعلیم ہمہ گیری اور استقلال کی محکم چٹان پر قائم ہے اور اسلام کی تعلیم اور رسول کریم صلعم کا اسوہ رہتی دنیا تک کے لئے مثالی نمونہ ہے۔

لباس انسانی زندگی کے ظاہری اور جزوی امور میں سے ہے۔ جس کے لئے اسلام نے بنیادی اور اصولی تعلیم دی ہے۔ مگر اس کو کسی خاص شکل و صورت میں مقید نہیں کیا۔ کیونکہ لباس مختلف آب و ہوا اور ضروریات و حالات کے تقاضوں کے مطابق مختلف ہو سکتا ہے۔ پس اسلام نے اسکے لئے اصولی تعلیم دے کر انسان کو وسیع تر پر آزاد چھوڑ دیا ہے کہ وہ مختلف ماحول میں اس اصولی تعلیم کے مطابق افراط و تفریط سے بالا ہو کر اپنے لئے لباس اختیار کرے۔ اسلام نے لباس کے بارہ میں مندرجہ ذیل اصولی تعلیم دی ہے۔

(اول) اسلام جہاں باطنی زینت کو ضروری قرار دیتا ہے۔ وہاں ظاہری زینت کا بھی حکم دیتا ہے۔ اور لباس ظاہری زینتوں میں سب سے اہم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یا بنی اٰدم خذوا زینتکم عند کل مسجد و کلوا واشربوا ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین۔ قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق۔ قل ھی للذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا خالصۃ یوم القیامۃ (اعراف ع)

یعنی اے بنی آدم خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے ظاہر و باطن دونوں کی زینت کو اختیار کرو۔ اور ہر قسم کے کھانے اور پینے کی چیزوں کو استعمال کرو۔ لیکن حدود سے تجاوز نہ کرنا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ کہدے کہ خدا کی پیدا کی ہوئی زینت اور اسی کے پاک کھانوں کو حرام کرنے والا کون ہے۔ کہدے کہ زینت تو مومن بندوں کے لئے ہی ہے اس دنیا میں اور خاص طور پر قیامت کے دن۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں زینت کے بیان میں کھانے اور پینے کا ذکر فرمایا ہے اور اس ضمن میں ہر قسم کے مطاعم اور مشروبات کے استعمال کا حکم فرمایا ہے۔ مگر اسکے لئے بنیادی حد بندی بھی لگا دی ہے جو یہ ہے کہ جو غذا ایسی جذبات کو ابھارتی ہیں کہ ان کو قابو میں رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یا جو صحت یا عقل یا اخلاق یا دین پر اثر ڈالتی ہیں۔ ان کو استعمال نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ وہ اصل غرض کو باطل کر دیتی ہیں

اسی طرح لباس چونکہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ زینت میں سے ہے۔ جیسے فرمایا

یا بنی اٰدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوءٰتکم وریشا ولباس التقویٰ ذالک خیر

(اعراف ۲۶)

کہ اے بنی آدم ہم نے تمہارے لئے لباس پیدا کیا ہے۔ جو تمہارے ستر کو ڈھانپتا ہے اور باعث زینت بھی ہے۔ اور یاد رکھو تقویٰ کا لباس ہی بہتر ہے۔ اسلئے قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ کا ارشاد فرما کر ہر قسم کے لباس کے استعمال کی اجازت دی ہے مگر حدود سے تجاوز کرنے سے منع کیا ہے۔ یواری سوءٰتکم ارشاد فرما کر بتایا کہ ایسا لباس ہے جو ستر عورت کا موجب ہو اور "لباس التقویٰ ذالک خیر" میں وہ اصل الاصول بتا دیا۔ جو اسلامی لباس کا محور ہے۔ یعنی بتایا کہ لباس کا انتخاب تقویٰ کی بنیاد پر ہونا چاہیئے۔ اور لفظ تقویٰ ایک وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ جو انسانی قلب کی طہارت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کی تشریح ہمیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال و اقوال میں ملتی ہے۔ جو کان خلقہ القراٰن کے مصداق ہیں۔ بعض اصولی پابندیاں جو لباس کے بارے میں اسلام نے عائد کی ہے وہ یہ ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

کل ما شئت والبس ما شئت ما اخطاتک اثنتان سرف و مخیلۃ کہ کھا جو تو چاہے اور زیب تن کر جو تو چاہے۔ مگر اس وقت تک جب تک تیرے اندر دو باتیں نہ موجود ہوں ایک اسراف دوسرے تکبر

(مشکوٰۃ المصابیح رواۃ البخاری کتاب اللباس)

پس شارع علیہ السلام نے نہایت صاف اور واضح الفاظ میں بتا دیا کہ شریعت اسلامیہ لباس کو کسی مخصوص شکل میں مقید نہیں کرتی مگر نہایت لطیف پیرایہ میں دو ایسے بنیادی امور کی نشاندہی کر کے سادگی کی تعلیم دی ہے

حدیث میں آیا ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی جبہ پیش کیا گیا۔ آپ نے اس کو زیب تن فرمایا۔ اور اس میں نماز پڑھی۔ مگر جب سلام پھیر چکے تو اسکو نہایت ہی شدت کے ساتھ اتار پھینکا جیسے کوئی نہایت کراہت سے ایسا کرے اور اس کے بعد فرمایا لا ینبغی ھذا للمتقین کہ ایسا لباس متقیوں کی شایان شان نہیں۔ یا متقیوں کے لئے مناسب نہیں۔ (بخاری) اس حدیث سے ظاہر ہے کہ اعلےٰ ترین لباس بھی انسان پہن سکتا ہے۔ مگر تقویٰ کی روشنی میں یہ پرکھ لے کہ اس کا پہننا اس کے لئے مناسب ہے اور ہر شخص کا تقویٰ کا معیار الگ ہوگا۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سادگی کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ باوجود اسکے کہ آپ کے پاس شان و شوکت اور جاہ و حشمت کے مواقع کی کمی نہیں تھی۔ مگر ہمیشہ ہی سادگی کو اختیار فرمائے رکھا۔ اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے من ترک لبس جمال وھو یقدر علیہ فی روایۃ تواضعا کساہ اللہ حلۃ الکرامۃ۔ (مشکوٰۃ المصابیح کتاب اللباس) کہ جو شخص حسین و جمیل لباس کو باوجود اس پر قادر ہونے کے از راہ تواضع ترک کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو عزت و اکرام کا لباس فاخرہ پہنائے گا۔ اسی طرح سادگی کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا۔

البسوا الثیاب الابیض فانھا اطھر واطیب وکفنوا فیھا موتٰکم (مشکوٰۃ)

کہ شوخ و شنگ کپڑوں کی بجائے سفید کپڑے پہنا کرو۔ کیونکہ وہ زیادہ موجب طہارت اور پاکیزگی ہیں۔ اور سفید کپڑوں ہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ اسی طرح ایک شخص جس نے بھڑکیلے اور سرخ کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ آپ کے پاس سے گذرتے ہوئے آپ کو سلام کہا۔ تو آپ نے اسکے سلام کا جواب نہیں دیا۔ اظہار ناراضگی کے طور پر (مشکوٰۃ) اس طرح آپ نے فرمایا کہ من لبس ثوب شھرۃ فی الدنیا البسہ اللہ ثوب مذلۃ یوم القیامۃ (مشکوٰۃ) کہ جو شخص اس دنیا میں تکبر اور تفاخر کا لباس زیب تن کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے روز ذلت کا لباس پہنائیگا

اسی طرح فرمایا۔ من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ کہ جو شخص اپنے کپڑے تکبر سے گھسیٹ کر چلے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا تہ بند تو باوجود خیال رکھنے کے لٹکتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ انک لست ممن یفعلہ خیلاء کہ تو ان لوگوں میں سے نہیں ہے۔ جو تکبر سے ایسا کرتے ہیں۔

ان احادیث سے ظاہر ہے کہ اصل چیز انسان کی دلی کیفیت ہے۔ جس کو تکبر اور اس قسم کی ناپاکی سے پاک رکھنا انسان کا مقصد حقیقی ہے پس انسان تکبر و تفاخر سے پرہیز کرتے ہوئے حالات و ضرورت کے مطابق جو لباس بھی زیب تن کرے گا۔ وہ اس کے لئے مبارک ہے۔ لیکن ظاہر کا اثر چونکہ باطن پر پڑتا ہے۔ اسلئے ظاہری لباس کو پہنتے ہوئے۔ تقویٰ کا دامن مضبوطی سے تھامنا ضروری ہے۔ تا ظاہر اسراف کی حد میں داخل ہو کر باطن کو خراب کرنے کا موجب نہ بن سکے۔

پس ان شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسلمان ہر ایک لباس پہن سکتا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ (مشکوٰۃ) کہ یقیناً اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اپنے بندے پر اس کی عطا کردہ نعمت کے نشانات نظر آئیں۔ یہ آپ نے اس موقعہ پر فرمایا جبکہ آپ نے ایک مالدار صحابی کو حقیر کپڑوں میں دیکھا۔ اور نیز خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم باوجود سادگی کے اچھا کپڑا زیب تن فرماتے تھے۔ جو اس وقت کے عرب تمدن میں سادہ ہونے کے ساتھ شریف اور معزز کپڑوں میں شمار ہوتا تھا۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔ کہ

عن انس کان احب الثیاب الی النبی ان یلبسھا الحبرۃ (مشکوٰۃ)

کہ انس جو ہمیشہ آپ کے ساتھ رہنے والے غلاموں میں سے تھے۔ روایت کرتے ہیں کہ کپڑوں میں وہ کپڑا جس کو آپ پہننے کے لئے سب سے زیادہ پسند فرماتے تھے وہ "الحبرۃ" ہے اور الحبرۃ کے متعلق لکھا ہے کہ ھی نوع من برود الیمن بخطوط حمر وربما تکون بخضر او زرق فقیل ھی اشرف الثیاب عندھم یصنع (باقی صٹ پر)

مذہب اخلاق اور سیاست

سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر پاتنجلی شاستری نے آل کیرالہ ہندو ریلیجس اینڈ کلچرل کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے سیاست، روٹی، اخلاق روحانیت اور خدا کے تصور پر اپنے رنگ میں ایک فاضلانہ تقریر کی ہے۔ جس کا آغاز ان الفاظ سے ہوا ہے "اس ملک کے لیڈر جو سماجی تعمیر اور اصلاح کے کاموں میں مشغول ہیں۔ اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے پائے گئے ہیں۔ کہ آزادی کے بعد ملک کا اخلاقی معیار بہت پست ہو گیا ہے۔ اور ہمارے سیاستدانوں میں کثرت کے ساتھ ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو اخلاق پر طاقت اور اقتدار کو ترجیح دے رہے ہیں۔ اور جن کے سر پر اقتدار کی ہوس سوار ہے۔ اگر یہ خیال صحیح ہے۔ تو ہمارے مصلحین کو فوراً اس سماجی اور اخلاقی بیماری کا علاج کرنا چاہیئے۔ ہم ایسے اخلاقی مریض کو صبح دیکھنے کے بعد شام کو نہیں دیکھ سکتے۔ جو اخلاقی قدروں کو پامال کرتا ہوا مادی اغراض اور اقتدار کا شکار ہو جائے۔ اور ملک کی سماج کو اخلاق اور روحانیت سے بیگانہ بنا دے۔ مگر مشکل یہ ہے۔ کہ ہمارے سیاستدانوں نے سیاست کی گود میں پرورش پائی ہے۔ اور اخلاق سے وہ اس قدر بیگانہ ہیں۔ جس قدر ملک کے عوام ہو سکتے" ہیں۔

سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس نے اخلاقی قدروں کی اہمیت واضح کرتے ہوئے مذہب کی ضرورت پر مناسب زور دیا ہے مگر انہوں نے ہندو دھرم اور دوسرے مذاہب کا موازنہ کرتے ہوئے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ نہ صرف قابل تشریح ہیں۔ بلکہ بہت بڑی حد تک غلط فہمی پر مبنی ہیں۔ بہتر ہوتا کہ اگر موصوف مذاہب کے تقابلی مطالعہ کی زحمت نہ فرماتے۔ اور تبلیغی مذاہب کو وہ الزام نہ دیتے۔ جنہیں وہ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور جن کا بیشتر حصہ بنیادی اعتبار سے نہ صرف یہ کہ صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ہندوستان کے موجودہ حالات میں ان سے بہت سی غلط فہمیاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔

موصوف نے مذہب کی ضرورت پر بحث کرتے ہوئے سارا زور اس بات پر صرف کیا ہے۔ کہ ہندو دھرم دوسرے مذاہب کی طرح تنگ نہیں ہے۔ اس کا اصل اصول یہ ہے۔ کہ خدا تک پہنچنے کے لئے بہت سے راستے ہیں۔ انسان جس راہ پر بھی قدم مارے گا۔ خدا تک پہنچ جائیگا خدا تک پہنچنے کی اجارہ داری کسی خاص مذہب کو نہیں دی گئی ہے۔ اس کے خلاف دوسرے مذاہب کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ جب تک ان کے مخصوص عقائد کو تسلیم نہ کیا جائے۔ کوئی شخص نجات پانے کا مستحق نہیں ہو سکتا سچائیاں صرف انہی کے دائرہ تک محدود ہیں۔ اور ان سے باہر کوئی سچائی نہیں۔ عقل اس بات کو باور نہیں کر سکتی۔ کہ خدا اپنی لاتعداد مخلوق میں سے کسی خاص مذہب پر اپنی خواہش ظاہر کرے۔ اور مخصوص لوگوں کو سچائی کا علمبردار بنائے۔ خدا تمام انسانوں کا خدا ہے۔ صرف مسلمانوں کا خدا نہیں ہے۔ یہ آخری بات جسے موصوف نے مقطع کا بند بنا کر پیش کیا ہے۔ اسلام ہی نے ظاہر کی ہے۔ اسلام نے خدا کو رب العالمین کہا ہے۔ رب المسلمین نہیں کہا۔ اسلام قبائلی۔ قومی اور نسلی خداؤں کا قائل نہیں۔ اس نے رب الافواج کا تصور کبھی پیدا نہیں کیا۔ اس نے خاندانوں اور قبیلوں کے لئے دیوی اور دیوتا مقرر نہیں کئے۔ اس نے سورج۔ چاند۔ بارش۔ قحط۔ خوشحالی بیماری صحت وغیرہ کو الگ الگ دیوتاؤں کی طرف منسوب نہیں کیا۔ اس نے ایک خدا کا اعلان کیا۔ مگر اسے رب المسلمین نہیں بلکہ رب العالمین کہہ کر پکارا۔ پاتنجلی شاستری کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اسلام جس خدا کو رب العالمین کہتا ہے۔ وہ خدا کی مخلوق کے لئے رحمت ہی ثابت ہو سکتا ہے۔ نہ کہ زحمت۔ ایسا مذہب اگر خدا کی مخلوق کے ساتھ تعصب کا مظاہرہ کرے۔ تو پھر یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ پانی آگ کا کام کر جائے۔ اور تریاق زہر بن کر ہلاکت کا پیغام دینے لگے۔

سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس نے غالباً بے احتیاطی ہی میں ہندو دھرم کے علاوہ دوسرے تبلیغی مذاہب کو تنگ دلانہ عقائد کا حامل بتایا ہے۔ مگر موصوف شاید اس نکتہ کو بھول گئے کہ مذہب کی برتری کے لئے دوسرے مذاہب کی توہین تنقیص پر اپنی برتری کی بنیاد رکھے۔ اسلام نے آکر اسی خرابی کا انسداد کیا ہے۔ اس نے سب سے پہلے مذہب اور ضمیر کی آزادی کا اعلان کیا۔ لا اکراہ فی الدین (مذہب کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں) پھر دوسرے مذاہب کی تنقیص اور ان کے ماننے والوں کی دلآزاری سے روکا۔ تم ان چیزوں کو بھی برا مت کہو۔ جن کو خدا کے سوا معبود بنایا جاتا ہے۔ اگر تم ایسا کروگے۔ تو ان کے ماننے والے اپنی لاعلمی کے باعث سچے خدا کو برا کہنے لگیں گے۔ یہ دو انقلاب انگیز اعلان ہیں۔ اگر دنیا کے کسی مذہب نے ان کا اعلان کیا ہو۔ تو ہمیں ان کا نام بتایا جائے ورنہ اسلام کی عظمت اسی سے ظاہر ہے۔ کہ اس نے ضمیر اور عقیدہ کی آزادی دے کر مذہبی دلآزاری کا ہمیشہ کے لئے سد باب کر دیا۔

بے شک اسلام اپنی برتری کا مدعی ہے۔ مگر اس کے ساتھ وہ دو باتیں اور بھی کہتا ہے۔ اول یہ کہ خدا نے ہر قوم اور ہر امت کو اپنی روشنی اور ہدایت سے نوازا۔ اور دنیا کی ہر آبادی میں اپنے پیغام رساں بھیجے۔ دوسرے یہ کہ اسلام مسلمانوں کا نہیں۔ عرب و ایران کا نہیں بلکہ تمام انسانوں کا مذہب ہے۔ اپنی برتری کا اعلان کر کے اپنے دروازے دوسروں پر بند نہیں کئے اور نہ اس نے انسانوں کو کوئی نئی چیز دی۔ اس نے اپنے آپ کو یہ کہہ کر پیش کیا ہے۔ کہ یہ تمہاری ہی کھوئی ہوئی پونجی ہے۔ اس خزانہ کے تم ہی مالک ہو۔ آؤ اور اپنی چیز پر قبضہ کرو۔ اور اپنی کھوئی ہوئی متاع کو حاصل کر کے اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ اسلام ہر ملک کی ہر قوم کی۔ ہر قبیلہ کی۔ ہر محلہ کی ہر گھر کی اور ہر انسان کی امانت ہے۔ غلطی سے اسے مسلمانوں کا مذہب سمجھ لینا انصاف سے کوسوں دور ہے۔ اگر اسلام اپنی برتری کے ساتھ یہ بھی کہتا کہ میرے پاس نہ آؤ۔ میں تو صرف عربوں اور ایرانیوں کے لئے نجات لے کر آیا ہوں۔ تو پھر ہم اسے حد اگانیت تعصب اور نفرت انگیزی کا الزام دینے میں حق بجانب ٹھہرتے اور پاتنجلی شاستری کے ہم زبان ہو کر کہتے۔ کہ اگر ہندوستان میں مذہب کا احیا ضروری ہے۔ تو اس کے لئے ایک ایسا مذہب ہونا چاہیئے۔ جس کا دائرہ محدود نہ ہو۔ جس کے عقائد میں تنگ دلی نہ ہو۔ جو مذہبی جنون کو ہوا نہ دے۔ اور تعصب و نفرت نہ پھیلائے۔

جو مذہب رب العالمین کی طرف منسوب ہو اور جس نے احترام انسانیت پر اپنے پیغام کی بنیاد رکھی ہو۔ اس کا دائرہ سارے عالم اور پوری انسانیت پر محیط ہونا چاہیئے۔ اسلام نے انسانی وحدت اخوت کے لئے خدا کی وحدت کو اساس بنایا ہے۔ اور ساری دنیا کو اسی مشترک سچائی کی دعوت دی ہے۔ جسے لوگ ایک مدت سے فراموش کر چکے ہیں۔

تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم ان لا نعبد الا اللّٰہ ایک بات کی طرف آؤ۔ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔ وہ یہ کہ ہم سب کا ایک ہی معبود ہو۔ (تاکہ وہ انسانی وحدت کی اساس قرار پائے) اگر پاتنجلی شاستری جی اسلام کے بارے میں صرف اتنی بات سمجھ لیتے۔ کہ اس کی اصل تصدیق ہی تکذیب نہیں ہے۔ تو وہ اس کی ہمنوائی میں بخل سے کام نہ لیتے اور انہیں اسلام میں وہ سب کچھ مل جاتا۔ جس کی ضرورت وہ اور ان کے ساتھی محسوس کر رہے ہیں۔

(روزنامہ ملت لاہور مورخہ ۱۴ رجون ۱۹۵۵ء)

اسلامی لباس (بقیہ صفحہ ۴)

من القطن فلھذا کان احب دھا (مشکوٰۃ) یعنی حبرہ یمنی چادروں کی ایک قسم ہے۔ جس پر سرخ خطوط ہوتے تھے۔ اور بعض دفعہ سبز اور نیلے بھی۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ یہ عربوں کے نزدیک سب سے زیادہ شریفانہ اور سرسبز لباس تھا۔ جو روئی سے بنایا جاتا تھا۔ اسی لئے حضور علیہ السلام کو یہ کپڑا سب سے زیادہ پسند تھا۔

نیز آپ نے حالات اور ضرورت کے تقاضا کو بھی مدنظر رکھا ہے۔ چنانچہ باہر سے آنے والے سفراء اور سرداروں سے ملاقات کے دوران کے لئے عام لباس سے زیادہ عمدہ ایک جوڑا لباس الگ رکھا ہوا تھا۔ جو ایسے موقعوں کے لئے آپ استعمال فرماتے تھے۔

علاوہ ازیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لباس کے بارہ میں ایک نہایت ہی بنیادی اصول بیان فرمایا ہے۔ فرمایا۔ من تشبہ بقوم فھو منھم۔ کہ جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے۔ وہ انہی میں سے ہو جاتا ہے۔ اس میں یہ اصول بیان کیا گیا ہے۔ کہ جو شخص اپنی حقیقت کو بھول کر دوسری قوم کی نقل شروع کر دے گا۔ وہ اپنا وجود کھو بیٹھے گا۔ اور انہی میں سے ہو جائیگا۔ لباس ظاہری چیزوں میں سے سب سے زیادہ نمایاں اور مقدم ہے۔ جس میں مشابہت پیدا ہو جانے کا زیادہ امکان احتمال ہے۔ اس لئے اس زریں اصول کی روشنی میں سوچ سمجھ کر مغربی اقوام کی تقلید کی طرف قدم اٹھایا جائے۔

غرض لباس کے بارہ میں اسلام نے اس کی کوئی مخصوص شکل وصورت مقرر کر دینے کی بجائے چند اصول اور قواعد عائد کرتے ہوئے مسلمانوں کو اپنے لباس کو حالات و ضرورت کے مطابق اختیار کرنے کی اجازت دی ہے۔ قرآن و سنت کی رو سے ہمیں مندرجہ ذیل اصول و قواعد معلوم ہوتے ہیں۔

- ستر عورت کا موجب ہو۔
- اسراف نہ ہو بلکہ عین ضرورت کے مطابق ہو۔
- تقویٰ کو مشعل راہ بنایا جائے۔
- حتی الوسع سادگی کو ملحوظ رکھا جائے۔ اور تکلف سے اجتناب کیا جائے۔
- تکبر و تفاخر سے دامن بچایا جائے۔
- دوسری اقوام کی کورانہ تقلید سے کلی اجتناب کیا جائے۔

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی منصور احمد صاحب جو آجکل سکاٹ لینڈ میں ہیں "Mr Universe" کے مقابلہ میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

زعماء صاحبان انصار کی ذمہ داری

توسیع اشاعت اخبار "الفضل" کے متعلق

یوں تو توسیع اشاعت اخبار الفضل کے متعلق ہر ایک احمدی پر ذمہ داری عاید ہوتی ہے جس کے متعلق حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء پہ خاص طور پہ بدیں الفاظ تحریک فرمائی تھی کہ:۔

"سلسلہ کے اخبارات میں سب سے اوّل "الفضل" کا مقام ہے اور یہی حقیقت ہے۔ الفضل ایک روزنامہ ہے۔ جس کے ذریعہ احباب کو ہر روز سلسلہ کی خبریں پہنچتی ہیں اور احباب کا تعلق سلسلہ سے روز بروز مضبوط تر ہوتا جاتا ہے اور ایمان کے لئے باعث ازدیاد ہوتا ہے"۔

اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہیئے" "الفضل" جماعت احمدیہ کا قومی اور مرکزی اخبار ہے۔ لیکن اس کی اشاعت جماعت کی وسعت کے مقابل پر بہت کم ہے احباب کو اس کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے متذکرہ بالا ارشاد کے پیش نظر اس اخبار کی اہمیت کے متعلق کچھ زیادہ کہنے سننے کی چنداں ضرورت نہیں رہتی۔ ہر ایک احمدی حتی الوسع اس کی توسیع اشاعت کے لئے کوشاں ہوگا۔

ہوتا ہے لیکن جلسہ سالانہ پہ تو ہر ایک احمدی کے لئے براہ راست حضور کے ارشادات کو سننے کا موقع اور نہ اخبارات میں اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کے متعلق اعلانات پڑھنے اور سننے کا۔

بعض دیہاتی جماعتوں کے متعلق تو یہ علم ہوا ہے کہ وہاں پہ اخبار الفضل جاتا ہی نہیں۔

اس لئے زعماء صاحبان انصار کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں الفضل کے خریدار بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں تا احباب اس اخبار کو پڑھ کر خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور غیر از جماعت لوگوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔ بلکہ ذی ثروت احباب سے تحریک کر کے غیر از جماعت لوگوں کے نام اخبار مفت جاری کرانے کی کوشش کریں۔ اس کے علاوہ

ہر ایک مجلس انصار اپنے مقامی ضروریات کے فنڈ سے اخبار الفضل خرید کر غیر از جماعت لوگوں کے لئے وقف کر سکتی ہے۔ جو بہت چھوٹی مجالس انصار ہیں اخبار الفضل نہ خرید سکیں وہ باہمی چندہ کر کے "خطبہ نمبر" خرید کر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں

الغرض اس بارہ میں زعماء صاحبان کو پوری توجہ سے کام لینا چاہیئے اور جو کچھ کوشش کی جائے اس کا تذکرہ اپنی ماہوار رپورٹ میں بھی کرتے رہیں۔

نوٹ:۔ روزانہ الفضل کی سالانہ قیمت ۲۴ روپے اور خطبہ نمبر کی پانچ روپے ہے

نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

درخواستہائے دعاء

(۱) برادرم عبد الغنی صاحب مدت سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور اب میو ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل شفا عطا فرمائے

ڈاکٹر عبد الرحمٰن ریلوے روڈ ننکانہ ضلع شیخوپورہ

(۲) خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز بعض دیگر معاملات درپیش ہیں۔ احباب کی خدمت میں دینی و دنیوی بہتری اور والدہ کی صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے اخوند ضیاء احمد

(۳) میرے والد محترم رکن دین صاحب احمدی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز عزیزم فضل دین امسال ڈرائنگ کے فرسٹ ائیر کے امتحان میں جو ۹ جون کو ہوگا شامل ہو رہے ہیں صحابہ حضرت مسیح موعود و درویشان قادیان اور دیگر احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ والد صاحب کی مکمل صحت اور عزیزم کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ مبارک احمد محلہ گھڑ کی پڑی

ضروری اعلان برائے مہاجرین قادیان

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد اراضیات قادیان کے متعلق الفضل میں شائع ہو رہا ہے۔ حضرت اقدس کے اس ارشاد کی تعمیل میں جملہ مہاجرین قادیان سے درخواست ہے کہ وہ قادیان کی زمینوں کے حسب ذیل کوائف تیار فرما کر نظارت امور عامہ میں جلد سے جلد بھجوا کر مشکور فرمائیں تاکہ اپنے پیارے امام کی خدمت عالیہ میں اس اہم کام کی رپورٹ بھجوائی جا سکے۔

ایسے دوستوں سے تعاون کی درخواست ہے۔ کیونکہ جتنی جلدی ایسی رپورٹیں حضور کی خدمت میں بھجوائی جائیں گی حضور کی صحت پر اتنا اچھا اثر پڑے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ جملہ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اس کام کی طرف ذاتی توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

ا۔ برائے فروخت کنندگان اراضی

نام۔ ولدیت۔ محلہ قادیان۔ تعداد اراضی۔ قیمت اراضی۔ نام خریدار۔ تاریخ فروخت موجودہ پتہ خریدار اگر معلوم ہو۔ دستخط

ب۔ برائے خرید کنندگان اراضی

نام۔ ولدیت۔ پیشہ۔ محلہ قادیان۔ تعداد اراضی۔ قیمت ادا کردہ۔ نام مالک اراضی۔ کس کی معرفت خریدی۔ تاریخ خرید۔ رجسٹری کب کرائی۔ مکان بنوایا یا نہیں۔ بنے ہوئے مکان کی مالیت موجودہ پتہ۔ دستخط مہاجر۔

نوٹ:۔ بعض دوست ایسی اطلاعات حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ اور میاں ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ کو بھجوا دیتے ہیں۔ ایسے دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ ایسی اطلاعات دفتر امور عامہ میں بھجوائیں تا ریکارڈ کرنے میں تاخیر نہ ہو۔ قائمقام ناظر امور عامہ

چندہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء

جماعت احمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے لئے سالانہ جلسہ کا انعقاد بھی ایک اہم ذریعہ ہے اور اسے خود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع کیا تھا۔ جوں جوں وقت گذرتا جاتا ہے جلسہ سالانہ کے فوائد زیادہ نمایاں اور زیادہ وسیع ہوتے جاتے ہیں جماعت کے لئے مجموعی طور پہ تزکیہ نفس حاصل کرنے۔ پچھلے سال کے کام کا جائزہ لینے اور آئندہ کے پروگرام کے متعلق واقفیت حاصل کرنے اور سب سے بڑھ کر امام وقت کے ارشادات سے بہرہ ور ہونے کا اس سے اچھا موقعہ اور کوئی نہیں ہوتا۔

اس جلسہ کے اخراجات کے لئے رقم فراہم کرنے کی خاطر ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایام مبارک سے ہی چندہ جلسہ سالانہ ایک علیحدہ اور مستقل چندہ کے طور پہ جاری ہے۔ جس کی شرح ہر دوست کی ماہوار آمد کا دس فیصدی ہے۔ گویا اگر کسی دوست کی آمد دو سو روپیہ ماہوار ہو تو اس کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ بیس روپے واجب الادا ہوگا۔ یہ چندہ جلسہ سالانہ تک باقساط بھی ادا کیا جا سکتا ہے لیکن ہمارے ملک کے مخصوص حالات کی وجہ سے یہ ضروری ہوتا ہے کہ ابتدائے سال میں ہی اجناس اور دوسری اشیاء مثلاً ایندھن وغیرہ خرید لئے جائیں تا اخراجات میں کفایت رہے۔ یوں بھی جلسہ سالانہ کے قریب جا کر اس کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔ ان حالات میں جماعت کے تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ابھی سے چندہ جلسہ سالانہ کے جمع کرنے میں پورے خلوص اور توجہ سے لگ جائیں اور جتنی جلدی ہو سکے اتنی رقم فراہم کر دیں کہ اجناس اور دوسری اشیاء جن کے خریدنے کا اب موقعہ ہے ان کیلئے وہ رقم کافی ہو سکے۔ یہ بھی یاد رہے کہ جلسہ سالانہ کا چندہ لازمی ہے۔ پس جس طرح چندہ عام اور حصہ آمد کے بقایاجات وصول کرنے

ضروری ہیں۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے [illegible] ناظر بیت المال

محلہ دار الرحمت (س)، و محلہ دار الصدر (ص) ربوہ میں

مکانات تعمیر کرانے والے احباب متوجہ ہوں

محلہ دار الرحمت و محلہ دار الصدر ربوہ میں مکانات تعمیر کرانے والے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان محلہ جات کی طرف جو بھٹہ اسے نصب شدہ ہے وہ ماہ ستمبر سے اٹھایا جا رہا ہے جس کی وجہ سے دار الصدر اور اس کے قریبی محلہ جات میں مکانات تعمیر کرنے والے احباب کو بعد میں تکلیف ہوگی۔ کیونکہ پھر دور نہیں دور سے اینٹیں منگوانے میں زیادہ ڈھلائی دینی پڑے گی اس لئے ان احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بھٹہ اسے منتقل ہونے سے پہلے پہلے اپنے مکانات کی تعمیر کے لئے اینٹیں خرید کر لیں۔ ناظم جائداد ربوہ

ولادت مؤرخہ ۲۰ مئی بروز جمعہ اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی حفیظ احمد صاحب کو پہلا فرزند عنایت فرمایا ہے احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ محمد ظفر اللہ لالو کھیت کراچی

طب و سائنس

دمہ کا علاج

دمہ کا مرض عام طور پر پیچیدہ تصور کیا جاتا ہے۔ اور گرد و غبار اور ناموافق غذا اس میں اضافہ کا باعث ہوتے ہیں۔ تازہ ترین تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ مرض چھوت سے بھی پھیلتا ہے۔ نیویارک میں دمہ کے چار سو مریضوں کے معائنہ سے معلوم ہوا۔ کہ ان میں ۵۹ مریضوں کو یہ مرض چھوت کی وجہ سے ہو گیا تھا۔

ابھی تک دمہ کا کوئی تیر بہدف علاج دریافت نہیں کیا جا سکا۔ البتہ چھوت سے پیدا ہونے والے دمہ کے لئے ٹیرے مائسین اور ہائڈرو کارٹی زون مفید ثابت ہوئی ہیں۔ کیمبرج (امریکہ) کے آبرن ہسپتال میں جب متعدی دمہ کے دس مریضوں کو ان ادویات کے ٹیکے لگائے گئے۔ تو دوسرے ہی دن مرض کے آثار غائب ہو گئے۔

بلڈ پریشر

آپ نے اکثر سنا ہوگا۔ کہ تمباکو نوشی اور زیادہ نمک کھانے سے بلڈ پریشر (خون کا دباؤ) بڑھ جاتا ہے۔ لیکن حال ہی میں امریکی ماہرین کی تحقیقات نے اس نظریہ کی تردید کر دی ہے۔

ان ماہرین نے ایک بڑے صنعتی ادارہ کے عملہ کا طبی معائنہ کیا۔ تو پتہ چلا کہ ایک ہی درجہ عمر کے ملازمین میں سے جو تمباکو اور زیادہ نمک کے استعمال کے عادی تھے۔ وہ دوسرے اشخاص کے مقابلہ میں بلڈ پریشر سے بہت کم متاثر تھے۔ اس دوران تحقیقات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر والدین بلڈ پریشر کے مریض ہوں گے۔ تو ان کی اولاد کو بھی یہ عارضہ ہونے کا قوی امکان ہے۔ لیکن اگر صرف باپ اس مرض کا شکار رہا ہو۔ تو بیشتر حالتوں میں اس کے بچوں پر اس مرض کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

پیر جوان

برطانیہ کے شہرۂ آفاق فلسفی برٹرنڈ رسل نے گذشتہ سال ۸۲ سال کی عمر میں پہلی مرتبہ افسانہ نویسی کے میدان میں قدم رکھا۔ اور اپنے افسانوں کا لاجواب مجموعہ شائع کیا۔ ہر کسی سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ اس پیرانہ سالی میں بھی اتنے جوش و ولولہ کا مظاہرہ کر سکتا ہے۔ لیکن بوسٹن کے تین طبی ماہرین نے پیرانہ سالی میں قوت کارکردگی کے متعلق اظہار رائے کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ محض تساہل و آرام پسندی ہی احساس پیری کو جنم دیتے ہیں۔ ورنہ ہم اپنی روزمرہ سرگرمیوں میں فرق نہ پڑنے دیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم میں سے ہر کوئی برٹرنڈ رسل ایسی جواں ہمتی اور زندہ دلی کا ثبوت نہ دے سکے۔

مویشیوں کی بیماری

ماہرین حیوانات کی متفقہ رائے ہے۔ کہ پیچش مویشیوں بالخصوص گائے بیلوں کے لئے مہلک ثابت ہوئی ہے۔ گذشتہ دنوں آئرلینڈ کے سائنسدانوں نے طویل تجربات کے بعد اس مرض کے علاج و انسداد کا طریقہ دریافت کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر گائے بیلوں (خاص طور پر بچھڑوں) کے چارہ میں ٹیرے مائسین کا اضافہ کر دیا جائے۔ تو ۹۰ فی صد سے زائد صورتوں میں انہیں اس مرض سے شفا ہو جاتی ہے۔ ہر ایک مویشی کو نصف گرام ٹیرے مائسین دینی چاہیئے۔

مہلک اثرات

ایٹمی تجربات کے اثرات کے بارے میں ماہرین میں بڑا اختلاف پایا جاتا ہے۔ حال ہی میں ییل یونیورسٹی کے ایک ماہر نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ ان دھماکوں کے زیر اثر گذشتہ سال متاثرہ علاقہ میں جو بچے پیدا ہوئے۔ ان میں سے ۲۹ فی صد جسمانی نقائص کا شکار تھے۔ جبکہ تجربات سے پیشتر یہ تناسب صرف ۸ فی صد تھا۔

(نوائے وقت مورخہ ۳ رجون ۱۹۵۵ء)

پیپسو سے ایک ہزار رضاکار

نئی دہلی ۵ رجون۔ پیپسو اکالی دل کے جنرل سکرٹری نے کل پٹیالہ میں اعلان کیا ہے۔ کہ اکالی ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں پیپسو اکالی دل ایک ہزار رضاکار گرفتاری کے لئے پنجاب بھیجے گا۔ پیپسو کے تقریباً ڈیڑھ سو اکالی اب تک گرفتار ہو چکے ہیں۔ جنرل سکرٹری نے کہا ہے کہ ہم نے پیپسو حکومت کا چیلنج قبول کر لیا ہے۔

پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی

ہنگامی اجلاس طلب کر لیا گیا

لاہور ۵ رجون۔ پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے چیف وہپ چودھری عبد الغنی گھمن نے ۸ رجون کو پارٹی کا ہنگامی اجلاس طلب کیا ہے۔ جس میں پارٹی کے متعلق پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان کے رویہ پر غور کیا جائیگا اور پارٹی کے نئے لیڈر کا انتخاب عمل میں لایا جائیگا۔

۱۲۰۰ سال بعد رونما ہونے والا مکمل سورج گرہن

۲۰ رجون کو لنکا میں دنیا بھر کے ۱۰۰ سے زائد ممتاز سائنسدانوں اور ماہرین موسمیات کا اجتماع ہو رہا ہے۔ جس میں ۱۲۰۰ سال کے بعد رونما ہونے والے مکمل سورج گرہن کا مشاہدہ کیا جائیگا اس روز سورج مسلسل سات منٹ سات سیکنڈ تک نظروں سے اوجھل رہے گا۔ اس سے پہلے گذشتہ سال (۳۰ رجون ۱۹۵۴ء) جو سورج گرہن ہوا تھا۔ اس میں سورج ۲ منٹ ۳۵ سیکنڈ تک روپوش ہوا تھا۔

ماہرین کا کہنا ہے۔ کہ ۲۰ رجون ۱۹۵۵ء کے سورج گرہن کے بعد اتنا طویل گرہن کم از کم ۱۲۰۰ سال کے عرصہ کے بعد دوبارہ پیش آئے گا۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ اس وقت تک سائنس اتنی ترقی کر چکی ہو۔ کہ ماہرین سورج گرہن کو یکسر پیش ہی نہ آنے دیں۔

اس عدیم المثال سورج گرہن کے مشاہدہ کے لئے ماہرین کا اجتماع کولمبو میں ہوگا۔ کولمبو میں سورج گرہن ۴ منٹ ۵۴ سیکنڈ تک رہے گا۔ اور صبح کو ۸½ بجے کے قریب شروع ہوگا۔ یہ گرہن جزائر مالدیپ۔ لنکا۔ انڈمان۔ جنوبی برما۔ سیام۔ ہند چینی اور فلپائن میں مکمل ہوگا لیکن پاکستان۔ بھارت۔ نیپال۔ شمالی برما اور انڈونیشیا اور آسٹریلیا میں جزوی گرہن ہوگا۔ اس روز سورج سات بجے صبح سے لیکر ساڑھے گیارہ بجے شب تک ساڑھے سولہ گھنٹے گرہن کے سایہ میں رہے گا۔ ماہرین کی رائے میں اس کا بہترین مشاہدہ کولمبو کے مقام پر ہی کیا جا سکتا ہے۔ اسی لئے اسے ماہرین کے عالمی اجتماع کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ ان ماہرین میں امریکہ برطانیہ۔ سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ۔ جاپان۔ جرمنی کینیڈا۔ بھارت اور آسٹریلیا کے ممتاز افراد شامل ہوں گے۔

یہ ماہرین اس موقع پر مشہور سائنسدان آئن سٹائن کے اس نظریہ کی صداقت معلوم کرنے کی کوشش کریں گے۔ کہ سورج گرہن میں کشش ثقل کے زیر اثر شمسی شعاعوں کا رخ ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔

لنکا کے ماہرین کی ایک جماعت مکمل گرہن کے وقت طبیعاتی حالات اور اثرات کا مطالعہ کرے گی۔ امریکی ہیئت دانوں اور سائنسدانوں کی ایک جماعت جس میں ٹرانس ورلڈ ایئر لائنز کے ماہرین بھی شامل ہیں کا خیال ہے۔ کہ گرہن کے مشاہدہ سے موسمی پیشگوئی کے کام میں مدد ملے گی۔ جو ہوائی جہازوں کی پرواز کے سلسلے میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔ ٹرانس ورلڈ ایئر لائنز کے شعبہ موسمی پیشگوئی کے اسسٹنٹ مینیجر مسٹر ای۔ ڈی خار تھنگ جو مذکورہ جماعت کے رکن بھی ہیں۔ نے حال ہی میں انکشاف کیا ہے۔ کہ سورج کی بعض شعاعوں کے مشاہدے سے جو برہنہ آنکھ سے صرف گرہن کے وقت دیکھی جا سکتی ہیں۔ موسمی پیشگوئی کی سائنس میں بعض انقلابی تبدیلیاں رونما ہونے کا امکان ہے۔

امریکی ماہرین لنکا کے مشرقی ساحل پر ٹرنکومالی اور وسطی لنکا میں سگیریا کے مقامات پر سورج گرہن کا مطالعہ کریں گے۔ منجم بھی گرہن کے مطالعہ کے بعد لوگوں اور قوموں کے مستقبل کے متعلق پیشگوئیاں مرتب کریں گے۔ جو یقیناً خوفناک اور ڈرامائی ہوں گی۔ اس تاریخی حیثیت کے گرہن کے موقع پر دنیا کے دوسرے ملکوں میں بھی ماہرین سائنس و فلکیات رصد گاہوں میں سورج کی حالت اور اس سے پیدا ہونے والے اثرات کا مطالعہ کریں گے۔ اور بعد ازاں تبادلہ خیالات کے لئے ایک بین الاقوامی کانفرنس بھی ہوگی۔ (نوائے وقت مورخہ ۶ رجون ۱۹۵۵ء)

مغربی ناروے میں زلزلہ

اوسلو ۵ رجون۔ مغربی ناروے کے علاقہ میں زلزلے کے زبردست جھٹکے محسوس کئے گئے۔ زلزلہ سے کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

روسی سفارت خانے کے سکرٹری لاپتہ ہو گئے

کراچی میں روسی سفارت خانہ کے ایک رکن مسٹر اے سیمرنوف گذشتہ چھ ہفتوں سے لاپتہ ہیں۔ مسٹر سیمرنوف قونصلر کے شعبہ میں تھرڈ سکرٹری تھے۔

ولادت

میری لڑکی امۃ القدیر اہلیہ مولوی مولا بخش صاحب کاززیڈ پو کو خداوند کریم نے اپنے فضل سے یکم جون ۱۹۵۵ء کی صبح کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ لڑکے کے واسطے درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ عبد السمیع پوری تھلوی پشاور شہر محلہ رام پورہ سکلاں ۲۰۷۸

گورنر جنرل نے پارلیمانی حکومت کی بحالی کا فرمان جاری کر دیا

نئی وزارت اپنے عہدے کا حلف اٹھائے گی

ڈھاکہ ۶ر جون۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے ایک فرمان جاری کیا ہے۔ جس کے ذریعہ کل سے ہی مشرقی بنگال میں دفعہ ۹۲ الف ختم کر دی گئی ہے۔ ۳۰ر مئی ۱۹۵۴ء کو مشرقی بنگال میں فضل الحق وزارت کو برطرف کر کے دفعہ ۹۲ الف نافذ کی گئی۔ اور ایک سال بعد باضابطہ طور پر پارلیمانی حکومت کی بحالی کا اعلان کیا گیا ہے۔ آج صبح ساڑھے گیارہ بجے نئی وزارت حلف اٹھائے گی۔ گورنر جنرل کے فرمان میں بتایا گیا ہے۔ گورنر جنرل نے یہ اطمینان کر لیا ہے۔ کہ اب ایسے حالات موجود ہیں۔ جن میں مشرقی پاکستان میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے تحت حکومت چلائی جا سکتی ہے۔ فرمان پر گورنر جنرل نے لندن میں دستخط کئے۔ وزیر اعظم نے جمعہ کے روز ڈھاکہ میں مسٹر فضل الحق اور متحدہ محاذ کے دوسرے لیڈروں کے ساتھ بات چیت کے بعد اعلان کیا تھا۔ کہ میں موجودہ صورتِ حال کا جائزہ لینے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ مشرقی پاکستان میں اب مستحکم حکومت قائم کی جائے۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا تھا۔ کہ مسٹر فضل الحق کے نامزد لیڈر کو فوری طور پر نئی وزارت بنانے کے لئے کہا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم نے کل صبح مسٹر فضل الحق اور دوسرے ممتاز لیڈروں سے پھر بات چیت کی۔

ماسکو ۶ر جون۔ روس نے وزیر اعظم ہند پنڈت نہرو کی ایک کتاب "ہندوستان کی دریافت" Discovery of India کا روسی ترجمہ شائع کیا ہے۔

پانچ ہندسوں کا ٹیلی فون سسٹم

لاہور ۲ر جون۔ مغربی پاکستان کے مجوزہ دار الحکومت لاہور میں جلد ہی ٹیلی فون کا پانچ ہندسوں کا سسٹم رائج کر دیا جائے گا۔ اور اس سال کے آخر تک آٹھ ہزار لائنیں کام شروع کر دیں گی۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم کے وقت لاہور میں لائنوں کی تعداد صرف ایک ہزار سات سو تھی۔

ربوہ میں ہاکی میچ

ربوہ ۴ر جون۔ کل شام فرینڈز سپورٹس کلب ربوہ اور اصلاح ہائی سکول چنیوٹ کے درمیان ہاکی کا ایک میچ کھیلا گیا۔ جس میں فرینڈز کلب ربوہ دو گول سے جیت گیا۔

کابل حکومت باعزت تلافی کر دے گی" (ڈاکٹر خان صاحب)

پاکستان کے رویہ کا قبائلیوں پر بہت اچھا اثر پڑا ہے

کراچی ۶ر جون۔ مغربی پاکستان کے نامزد وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ کابل حکومت نے پاکستانی پرچم کی جو توہین کی ہے۔ اس کی وہ باعزت طور پر تلافی کر دے گی۔ ڈاکٹر خان صاحب سرحد۔ بلوچستان اور پنجاب کا دورہ کرنے کے بعد کل صبح کراچی پہنچے۔ آپ نے کہا۔ کہ اس طرح تلافی کرنا ہی افغانستان کے لئے انتہائی باعزت طریقہ ہے۔ ڈاکٹر خان صاحب نے مزید بتایا۔ کہ افغانستان میں پاکستان کے سفارتی دفاتر پر حملوں کے بعد حکومت پاکستان نے جو رویہ اختیار کیا ہے۔ اس کا قبائلیوں پر بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ میں جن قبائلی سرداروں سے ملا ہوں۔ انہوں نے پاکستان کے رویہ کی تعریف کی ہے۔ قاہرہ کی ایک اطلاع کے مطابق مصر نے پاکستان اور افغانستان کی کشیدگی دور کرانے کے لئے جو پیشکش کی تھی۔ اس سلسلہ میں مصر کے وزیر مملکت کرنل انوار السادات آج کراچی پہنچ رہے ہیں۔ جن چار ملکوں نے مصالحت کرانے کی پیشکش کی ہے۔ ان میں ایک مصر بھی ہے۔ ادھر کابل سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ کابلی حکمرانوں نے ملک میں عام لام بندی کا جو حکم دیا تھا۔ اس کے جواب میں افغانوں کی بہت تھوڑی سی تعداد نے اپنے آپ کو پیش کیا تھا۔ وہ فاقوں سے مجبور ہو کر گھروں کو واپس چلے گئے ہیں۔

اسمبلی کے سکھ ممبروں کی گرفتاری

لدھیانہ ۲ر جون۔ پنجابی صوبہ کے حق میں نعروں پر پابندی کے خلاف اکالیوں نے جو ایجی ٹیشن شروع کر رکھی ہے۔ کل اس سلسلہ میں پنجاب اسمبلی کے چار سکھ ممبروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان میں حزب مخالف کے لیڈر بھی شامل ہیں۔ جن اشخاص کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ان میں دیر خالصہ دل کے قائم مقام صدر بھی شامل تھے۔

جاپان روس کو رعایت نہیں دیگا

ٹوکیو ۶ر جون۔ جاپان کے وزیر خارجہ نے کہا ہے۔ کہ جاپان روس کو ایسی کوئی رعایت نہیں دیگا۔ جس کے تحت جاپان کو آسٹریا کی طرح غیر جانبدارانہ حیثیت اختیار کرنی پڑے۔ آپ جاپانی پارلیمنٹ میں روس اور جاپان کی بات چیت کے متعلق اپنی حکومت کے رویہ کی وضاحت کر رہے تھے۔